ویکیپیڈیا
آزاد دائرۃ المعارف

وحدت الوجود

https://ur.wikipedia.org/s/1uw

وحدت الوجود ایک صوفیانہ عقیدہ ہے جس کی رو سے جو کچھ اس دنیا میں نظر آتا ہے وہ خالق حقیقی کی ہی مختلف شکلیں ہیں اور خالق حقیقی کے وجود کا ایک حصہ ہے۔ اس عقیدے کا اسلام کی اساس سے کوئی تعلق نہیں، قران و حدیث میں اس کا کوئی حوالہ نہیں ملتا اور اکثر مسلمان علما اس عقیدے کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ چونکہ اس عقیدے کی ابتدا مسلم صوفیا کے یہاں سے ہوئی اس لیے اسے اسلام سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔

مولانا اقبال کیلانی لکھتے ہیں:بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انسان عبادت وریاضت کے ذریعے اس مقام پر پہنچ جاتاہے کہ اسے کائنات کی ہر چیز میں اللہ نظر آنے لگتا ہے یا وہ ہر چیز کو اللہ کی ذات کا جزء سمجھنے لگتا ہے اس عقیدے کو وحدت الوجود کہا جاتا ہے۔ عبادت اور ریاضت میں ترقی کرنے کے بعد انسان اللہ کی ہستی میں مدغم ہوجاتی ہے اور وہ دونوں(خدا اور انسان) ایک ہو جاتے ہیں، اس عقیدے کو “وحدت الشہود” یا **فنا فی اللہ** کہاجاتاہے، عبادت اور ریاضت میں مزید ترقی سے انسان کا آئینہ دل اس قدر لطیف اور صاف ہوجاتاہے کہ اللہ کی ذات خود اس انسان میں داخل ہوجاتی ہے جسے حلول کہا جاتا ہے۔ ان تینوں اصطلاحات کے الفاظ میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہے لیکن نتیجہ کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں اور وہ یہ ہے کہ **انسان اللہ کی ذات کا جزء اور حصہ ہے** یہ عقیدہ ہر زمانے میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا، ہندومت کے عقیدہ اوتار بدھ مت کے عقیدہ نرواں اور جین مت کے ہاں بت پرستی کی بنیاد یہی فلسفہ وحدت الوجود اور حلول ہے۔ (یہودی اسی فلسفہ حلول کے تحت عزیر کو اور مسیحی عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا (جزء) قرار دیا دیکھیں [سورۃ التوبۃ:30]) اہل تصوف کے عقائد کی بنیاد بھی یہی فلسفہ وحدت الوجود اور حلول ہے۔[1]

مولانا عبد الرحمن کیلانی لکھتے ہیں: انسان چلہ کشی اور ریاضتوں کے ذریعہ اس مقام پر پہنچ جاتاہے کہ اسے کائنات کی ہر چیز میں خدا نظر آنے لگتا ہے، بلکہ وہ ہر چیز کو خدا کی ذات کا حصہ سمجھنے لگتا ہے، اس قدر مشترک کے لحاظ سے ایک بدکار انسان اور ایک بزرگ،ایک درخت اور ایک بچھو، لہلہاتے باغ اور ایک غلاظت کا ڈھیر سب برابر ہوتے ہیں،کیونکہ ان سب میں خدا موجود ہے۔[2]

مضامین بسلسلہ

تصوف



عقائد و عبادات

- شہادت
- نماز
- روزہ
- حج
- زکوٰۃ

صوفی شخصیات

- اویس قرنی
- رفاعی
- جیلانی
- بدوی
- دسوقی
- المحاسبی
- غزالی
- حسن بصری
- مجدد الف ثانی
- ابن عربی
- شاذلی
- جنید بغدادی
- قشیری
- مولانا رومی
- نظام الدین اولیاء

تصوف کی معروف کتابیں

شیخ عبد الرحمن عبد الخالق لکھتے ہیں کہ:- اللہ کے بارے میں اہل تصوف کے مختلف عقیدے ہیں۔ ایک عقیدہ حلول کا ہے،یعنی اللہ اپنی کسی مخلوق میں اتر آتا ہے، یہ حلاج صوفی کا عقیدہ تھا۔ ایک عقیدہ وحدت الوجود کا ہے یعنی خالق مخلوق جدا نہیں، یہ عقیدہ تیسری صدی سے لے کر موجودہ زمانہ تک رائج رہا اور آخر میں اسی پر تمام اہل تصوف کا اتفاق ہو گیا ہے۔ اس عقیدے کے چوٹی کے حضرات میں ابن عربی، ابن سبعین، تلمسانی، عبد الکریم جیلی، عبد الغنی نابلسی ہیں۔ اور جدید طرق تصوف کے افراد بھی اسی پر کاربند ہیں۔[3]

اہل سنت والجماعت کا نقطۂ نگاہ

وحدت الوجود اور اللہ تعالٰی کا کسی مخلوق میں حلول کرنا یا مخلوق اور خالق کے یکجان ہونے کا عقیدہ رکھنا دین سے خارج کردینے والا کفر ہے۔[4]

ابن تیمیہ کا نظریہ

ابن تیمیہ وحدت الوجود کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور ان کا استدلال یہ تھا کہ یہ نت نئی چیزیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ کے دور میں نہ تھیں۔ لہٰذا پیروان ابن عربی کے متعلق ایک جگہ پر فرمایا۔ ان لوگوں کے عقائد اس بنیاد پر قائم ہیں کہ تمام مخلوقات عالم جن میں شیطان، کافر، فاسق، کتا، سور وغیرہ خدا کا عین ہیں۔ یہ سب چیزیں مخلوق ہونے کے باوجود ذات خدا وندی سے متحد ہیں اور یہ کثرت جو نظر آ رہی ہے فریب نظر ہے۔ (رسالہ حقیقۃ مذہب الاتحادین، ص 160)

اسی رسالے میں انھوں نے ابن عربی کا ایک شعر نقل کیا ہے الرب حق“ و العبد حق“ یا لیتَ شعری مَن المکلف“

جس کا ترجمہ ہے کہ رب بھی خدا ہے اور انسان بھی خدا ہے۔ کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ ان میں سے مکلف (یعنی دوسرے کو احکام کی پابندی کا حکم دینے والا) کون ہے۔ اسی جیسے عقائد کی بنا پر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ابن عربی کو کافر قرار دیتے ہیں۔

فنا کے تین درجات

بعض صوفیا کے ہاں اتحاد یا وحدت الوجود سے مراد اللہ کی ذات میں فنا ہوجانا ہے۔ امام کے ہاں فنا کے تین درجات ہیں۔

اول۔ مناہی کو ترک کرکے اوامر کی تعمیل میں ڈوب جانا

دوم۔ عبادت کرتے کرتے اللہ کی ذات میں فنا ہوجانا

- احیاء علوم الدین
- الرسالۃ القشیریۃ
- فتوحات مکیہ
- کشف المحجوب
- قوت القلوب
- مکاشفۃالقلوب
- القول الجمیل فی بیان سواء السبیل
- مکتوبات امام ربانی

صوفی مکاتب فکر

- سنی صوفی
- شیعہ صوفی

سلاسلِ طریقت

- رفاعیہ
- قادریہ
- بدویہ
- دسوقیہ
- نقشبندیہ
- سہروردیہ
- شاذلیہ
- سنوسیہ
- مولویہ
- ادریسیہ
- تیجانیہ
- بکتاشیہ
- سیفیہ
- برکاتیہ
- عطاریہ
- بکتاشیہ
- قلندریہ
- اشرفیہ
- عروسیہ

علم تصوف کی اصطلاحات

- محبت
- معرفت
- فناء
- بقاء
- لقاء
- شیخ
- طریقت
- نور
- تجلی
- وحدت الوجود

سوم۔ اپنے آپ کو عین خداسمجھنا

امام کے ہاں پہلی صورت محمود ہے اور باقی دونوں مذموم۔ کیونکہ ان کی تائید نہ تو حضور محمدصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کسی قول سے ہوتی ہے اور نہ فعل سے ۔

دیوبندی نقطۂ نگاہ

دیوبندی علامہ انور شاہ کاشمیری اپنی کتاب فیض الباری میں لکھتے ہیں :- (کنت سمعہ الذی) کے یہ معنی بیان کرنا کہ بندہ کہ کان، آنکھ وغیرہ اعضاء حکم الہی کی نافرمانی نہیں کرتے حق الفاظ سے عدول کرنا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالٰی کے قول(کنت سمعہ الذی) میں کنت صیغۂ متکلم اس بات پر دلالت کرتاہے کہ متقرب بالنوافل یعنی بندہ میں سوائے جسد وصورت کے کوئی چیز باقی ہی نہیں رہی اور اس میں صرف اللہ تعالٰی ہی متصرف ہے اور یہی وہ معنی ہیں جن کو صوفیائے کرام فنا فی اللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔
حدیث مذکور(کنت سمعہ) میں وحدت الوجود کی طرف چمکتا ہوا اشارہ ہے اور ہمارے شاہ عبد العزیز صاحب، محدث دہلوی کے زمانے تک اس مسئلہ وحدت الوجود میں بڑے متشدد اور حریص تھے۔ میں اس کا قائل تو ہوں لیکن متشدد نہیں ہوں[5]

تنقید

ڈاکٹر ابوعدنان سہیل اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:- عقیدۂ وحدت الوجود کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے بلکہ عقیدۂ تثلیث ہی کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ مسیحی کہتے ہیں کہ اللہ، روح القدس اور عیسی علیہ السلام ایک ہیں اور گمراہ مسلمان کہتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز اللہ ہے۔ کم علم زاہدوں اور عبادت گزاروں نے اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر عابد اور معبود، خالق اور مخلوق اور حق اور باطل کے مطلب ہی کو سرے سے بدل دیا، ان کے نزدیک جو کچھ دکھائی دیتا ہے، وہ اللہ تعالٰی ہی کے مختلف مظاہر ہیں اور دنیا میں پائے جانے والے تمام ادیان و مذاہب رب تک پہنچنے کے مختلف بر حق راستے ہیں۔ ایسے ہی ایک کم علم زاہد کا قول ہے: چونکہ ہر شے میں اسی کا جلوہ ہے، ساری کائنات اسی کی جلوہ گاہ ہے، ہر شے سے وہی ظاہر ہو رہاہے، اس لیے ہر انسان مظہرِ ذات الہی ہے اور اس کی صفات انسان میں جلوہ گر ہیں۔ اگر ہندو میں اس کا جلوہ ہے تو مسلمان میں بھی وہی اللہ جلوہ گر ہے، اس لیے صوفی، جملہ انسانی افراد کو مظاہر ذات سمجھ کر سب سے یکساں محبت کرتاہے، اسی لیے مسجد کے علاوہ گرجے، صومعے اور مندر کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔[6]

- سالک
- وحدت الشہود

مساجد

- مسجد الحرام
- مسجد نبوی
- مسجد اقصی
- جامع الازہر
- جامع زیتونہ
- جامع القرویین
- مسجد دسوقی

تصوف کی نسبت سے معروف علاقے

- اغواط
- اسکندریہ
- دمشق
- فاس
- خراسان
- دسوق
- بیت المقدس
- طنطا
- بصرہ
- بغداد

دیگر اصطلاحات

- خانقاہ
- تسبیح
- مزار

حوالہ جات

1. مولانا اقبال کیلانی۔ کتاب التوحید۔ حدیث پبلیکیشنز،2شیش محل روڈ لاہور۔ ص 70-71 {{حوالہ کتاب}}: اس حوالہ میں نامعلوم یا خالی پیرامیٹر موجود ہے|localtion=، |pages-indicator=s: ، و|page-indicator=

(معاونت) وتامعلوم پیرامیٹر |separator= رد کیا گیا (معاونت)

2. مولانا عبد الرحمن کیلانی۔ "2.دین طریقت کے نظریات وعقائد"۔ شریعت وطریقت۔ مکتبۃ السلام۔سٹریٹ20 وسن پورہ لاہور۔ ج 1. ص 63-64 {{حوالہ کتاب}}: اس حوالہ میں نامعلوم یا خالی پیرامیٹر موجود ہے،=pages-indicator| :s localtion|=، و page-indicator|= (معاونت) وتامعلوم پیرامیٹر |separator= رد کیا گیا (معاونت)

3. شیخ عبد الرحمن عبد الخالق کویت ، مترجم:مولانا صفی الرحمن مبارک پوری۔ اہل تصوف کی کارستانیاں۔ مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان۔ ص 27 {{حوالہ کتاب}}: اس حوالہ میں نامعلوم یا خالی پیرامیٹر موجود ہے -pages| :s localtion| ،=indicator=، و page-indicator|= (معاونت) وتامعلوم پیرامیٹر |separator= رد کیا گیا (معاونت)

4. ناصر بن عبد الکریم العقل۔ اصول اہلسنت والجماعت۔ ص 3 {{حوالہ کتاب}}: اس حوالہ میں نامعلوم یا خالی پیرامیٹر موجود ہے localtion| ،=pages-indicator| :s=، و page-indicator|= (معاونت) وتامعلوم پیرامیٹر |separator= رد کیا گیا (معاونت)

5. فیض الباری جلد رابع ص:428

6. ڈاکٹر ابوعدنان سہیل۔ اسلام میں بدعت وضلالت کے محرکات {{حوالہ کتاب}}: اس حوالہ میں نامعلوم یا خالی پیرامیٹر موجود ہے localtion| ،=pages-indicator| :s=، و page-indicator|= (معاونت) وتامعلوم پیرامیٹر |separator= رد کیا گیا (معاونت)
